مسائل وفتاویٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرات مفتیان کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرض یہ ہے کہ شوال کے چھ روزے رکھنا کیسا ہے، مکروہ ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو براہ کرم! دلیل سے اطلاع فرما کر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں!

مستفتی: محمد فردوس، پورنیہ، بہار
متعلّم دارالعلوم دیوبند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب وباللہ التوفیق: ماہ رمضان کے روزے رکھ کر عیدالفطر کا دن چھوڑ کر ماہ شوال میں چھ روزے رکھنا مستحب وسنت ہے، مکروہ ہرگز نہیں، فقہ حنفی میں صحیح وراجح اور مفتی بہ قول یہی ہے؛ البتہ اگر کوئی شخص عیدالفطر کے دن روزہ رکھتا ہے اور اس کے بعد پانچ دن تو یہ مکروہ قرار دیا گیا ہے، چند دلائل اور حوالہ جات درج ذیل ہیں:

(۱) صحیح مسلم میں حضرت ابوایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے، پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو یہ پوری زندگی روزہ رکھنے کے برابر ہے، **عن أبي أیوب الأنصاريؓ أنه حدثه أن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قال: من صام رمضان ثم أتبعه ستًا من شوال کان کصیام الدهر، رواه مسلم** (مشکاة المصابیح، کتاب الصوم، باب صیام التطوع، ص۱۷۹، ط: المکتبة الأشرفیة دیوبند)، البتہ حضرت ثوبانؓ اور حضرت جابر بن عبداللہؓ کی روایت میں ہے کہ یہ ایک سال روزے کے برابر ہے (رسالہ: تحریر الأقوال في صوم الست من شوال من مجموعة رسائل العلامة قاسم بن قطلوبغاؒ، ص۳۹۱-۳۹۳، مطبوعہ: دار النوادر، سوریة، لبنان، الکویت)

(۲) صاحب بدائع علامہ کاسانیؒ نے فرمایا: اتباع مکروہ یہ ہے کہ آدمی عیدالفطر کے دن روزہ

رکھے اوراس کے بعد پانچ دن روزے رکھے اور اگر کسی نے عیدالفطر کے دن افطار کیا، پھراس کے بعد چھ دن روزے رکھا تو یہ مکروہ نہیں؛ بلکہ مستحب وسنت ہے۔

والإتبا المكروه هو أن يصوم يوم الفطر ويصوم بعده خمسة أيام، فأما إذا أفطر يوم العيد ثم صام بعده ستة أيام فليس بمكروه؛ بل هو مستحب وسنة (بدائع الصنائع، كتاب الصوم ۲: ۵٦۲، ط: دارالكتب العلمية بيروت)

(۳) صاحب ہدایہ علامہ مرغینانیؒ نے فرمایا: مرغوب وپسندیدہ روزوں میں شوال کے مسلسل چھ روزے بھی ہیں (رسالہ: تحرير الأقوال في صوم الست من شوال من مجموعة رسائل العلامة قاسم بن قطلوبغاؒ، ص۳۸٦)۔

(۴) فتاویٰ عالمگیری میں البحرالرائق کے حوالے سے ہے کہ شوال کے چھ روزوں میں کچھ حرج نہیں اورمحیط سرخسی کےحوالے سے ہے: صحیح ترقول یہ ہے کہ شوال کے چھ روزوں میں کچھ حرج نہیں، یعنی: یہ روزے مستحب ہیں؛ کیوں کہ حرج کی نفی قول کراہت کے مقابلہ میں ہے اور ایسی صورت میں حرج نہ ہونے کا مطلب استحباب ہوتا ہے۔

عامة المتأخرين لم يروا به – بصوم الستة من شوال – بأسًا هكذا في البحر الرائق، والأصح أنه لا بأس به كذا فی محيط السرخسي (الفتاوى الهندية، كتاب الصوم، الباب الثالث فيما يكره للصائم وما لا يكره، ۱: ۲۰۱، ط: مكتبة زكريا ديوبند)، **وكلمة "لابأس" هنا مستعملة فی المندوب؛ لأنها ليست مطردة لما تركه أولىٰ؛ بل تستعمل فی المندوب أيضاً إذا كان المحل مما يتوهم فيه البأس أي: الشدة، خاصة إذا تأيد ذلك الأمر بالحديث النبوي – على صاحبه الصلاة والسلام – كذا حققه الحصكفي وابن عابدين الشامی فی الدرالمختار وحاشيته رد المحتار** (كتاب الطهارة ۱: ۲٤۱، كتاب الصلاة، باب العيدين ۳: ٦۵، باب الجنائز فی شرح قول الدر: "ولا بأس برش الماء عليه" ۳: ۱٤۳ و ٦: ۲۵۷، ط: مكتبة زكريا ديوبند)، **مثلها كلمة "لاجناح" بل قد استعملت هذه في سورة البقرة** (رقم الآية: ۱۵۸) **بمعنى الوجوب كما فی رد المحتار لابن عابدين الشامی** (٦: ۲۵۷)، **وكلمة "لا حرج" أيضاً؛ لأنها بمعناها.**

(۵) علامہ حصکفیؒ نے درمختار میں ابن کمال کے حوالے سے وہی مضمون نقل فرمایا ہے، جو اوپر

بدائع کے حوالے سے ذکر کیا گیا، یعنی: عیدالفطر کا دن چھوڑ کر ماہ شوال میں چھ روزے رکھنا مستحب وسنت ہے اور علامہ شامیؒ نے اپنے حاشیہ میں اسے برقرار رکھا؛ بلکہ متعدد کتابوں کے حوالے سے اسے مؤکد فرمایا اور کراہت کے قول کی تردید فرمائی اور آخر میں علامہ قاسم بن قطلو بغاؒ کے رسالہ (**تحریر الأقوال فی صوم الست من شوال**) کا حوالہ دیا جس میں علامہ قاسم بن قطلو بغاؒ نے کراہت کے قول کی تردید فرما کر کتب مذہب سے استحباب وسنیت کے قول کو مؤکد فرمایا ہے، ذیل میں صرف درمختار کی عبارت پیش کی جاتی ہے:

والإتباع المکروہ ھو أن یصوم الفطر وخمسة بعدہ، فلو أفطر لم یکرہ؛ بل یستحب ویسن، ابن کمال (الدرالمختار مع ردالمحتار، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم وما یکرہ فیھا، ۳: ۴۲۲، ط: مکتبة زکریا دیوبند)

(۶) اسی طرح علامہ محمد یوسف بنوریؒ نے بھی سنن ترمذی کی مشہور شرح: معارف السنن (**کتاب الصوم، باب ما جاء في صیام ستة من شوال**) میں علامہ قاسم بن قطلو بغاؒ کے رسالہ کی روشنی میں اسی قول کو مؤکد فرمایا ہے کہ شوال کے چھ روزے مستحب ہیں اور کراہت کے قول کی تردید فرمائی ہے۔

(۷) علامہ ظفر احمد عثمانیؒ نے اعلاء السنن (۹:۱۷۷، مطبوعہ: إدارة القرآن والعلوم الإسلامیة کراچی) میں حضرت ابی ایوب انصاریؓ کی روایت پر استحباب کا باب قائم فرمایا ہے، یعنی: **باب استحباب صیام ستة من شوال الخ** معلوم ہوا کہ شوال کے چھ روزے مستحب ہیں۔

(۸) بہشتی زیور کامل (۳:۱۴۲) میں ہے:

عید کے بعد چھ دن نفل روزہ رکھنے کا بھی اور نفلوں سے زیادہ ثواب ہے۔

درج بالا چند دلائل اور حوالہ جات سے یہ بات اچھی طرح واضح ہوگئی کہ شوال کے چھ روزے احناف کے نزدیک بلاشبہ مستحب وسنت ہیں اور ان کی کراہت کا قول صحیح نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ أعلم۔

محمد نعمان سیتاپوری غفرلہ

دارالافتاء دارالعلوم دیوبند

۷/ذی قعدہ ۱۴۳۷ھ

مطابق ۱۱/اگست ۲۰۱۶ء پنجشنبہ

الجواب صحیح: محمود حسن غفرلہ، فخرالاسلام، محمد اسد اللہ غفرلہٗ

مفتیانِ دارالافتاء، دارالعلوم دیوبند